ڈین اسکول آف لنگویجز
شعبہ اردو

مقالہ نگار
زاہد احمد بٹ

نگراں
پروفیسر عرفان احمد ملک

اندراج نمبر:23157CUKmr009

شعبہ اردو ،مرکزی جامع کشمیر،گاندربل

2024

خاکہ برائے پی ایچ۔ ڈی۔

پروین شاکر اور حبّہ خاتون کی شاعری کا فکری اور فنی تقابل

مقالہ نگار
زاہد احمد بٹ

نگراں

پروفیسر عرفان احمد ملک

شعبہ اردو ،مرکزی جامعہ کشمیر،گاندربل

2024

تعارف:

پروین شاکر اور حبہ خاتون دونوں مختلف زبانوں ، مختلف ادبی حلقوں اور مختلف ملکوں سے وابستگی کے باوجود شاعری میں یکساں خیال آفرینی رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری کے موضوعات اور نقطہ نظر میں بھی امتزاج پایا جاتا ہے۔اس تحقیقی مقالے میں میری یہی کوشش رہے گئی کہ ان شاعرات کے یہاں یکساں طور پائے جانے والے مرکزی خیال و افکار اور ان کی شاعرانہ خوبیوں کا موازنہ کر سکوں۔ میری یہ بھی سعی رہے گی کہ متذکرہ شاعرات کے ہاں موجود

نفسیاتی، جسمانی اور جذباتی تناؤ کے ساتھ ٹوٹتے انسانی رشتوں کی خوف زدہ داستان اور اندرونی کشاکش کو بھی ملحوظ نظر رکھا جائے گا۔

پروین شاکر:

پروین شاکر اُردو شاعری کے افق پر ایک مہتاب کی مانند ابھر کر سامنے آئی اور بر صغیر ہند و پاک میں مقبول ہوئیں۔ انھوں نے نسوانی جذبات و احساسات کو اپنی شاعری میں بڑی شائستگی اور ہنر مندی سے اُجاگر کیا ہیں۔ پروین شاکر 1952ء میں کراچی میں پیدا ہوئی اور 42 برس کی عمر میں ایک کار کے حادثے میں اُن کی موت ہوئی۔ اپنی مختصرسی زندگی میں پروین شاکر نے اُردو دنیا کو پانچ شعری مجموعے دئے۔ اُن کا پہلا شعری مجموعہ "خوشبو" 1977 ء میں شائع ہوا، دوسرا مجموعہ "صد برگ" 1980ء میں ، تیسرا مجموعہ "خود کلامی" 1980 ء چوتھا مجموعہ " انکار" 1990 اور ان کی وفات کے بعد ان کی کلیات بعنوان "ماہِ تمام "1993میں منظر عام پر آئی۔ پروین شاکر کو اپنے پہلے شعری مجموعے "خوشبو" پر آدم جی ایو اڑبھی ملا۔ بقول گوپی چند نارنگ نئی شاعری کا منظر نامہ پروین شاکر کے دستخط کے بغیر نامکمل ہے۔ پروین شاکر کی شاعری میں اپنے محبوب سے بچھڑنے کا غم عیاں ہوتا ہے۔ پروین شاکر بھی حبہ خاتون کی طرح اپنے محبوب کی فراقت میں تڑپتی ہوئی نظر آتی ہے وہ اس در دو کسک کا اظہار اپنے شعر میں یوں کرتی ہے

کیسے کہہ دوں کہ مجھے چھوڑ دیا ہے اُس نے

بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

حبہ خاتون:

سولہویں صدی میں کشمیر سے تعلق رکھنے والی نامور شاعر ہ حبہ خاتون منظر عام پر آئی اور چھا بھی گئی۔ انہیں بلبل کشمیر کا خطاب حاصل رہا ہے۔ حبہ خاتون کشمیری زبان کی ایک ممتاز شاعرہ ہونے کے ساتھ ساتھ کشمیری

موسیقی کی روح رواں بھی ہے۔ انھوں نے اُس وقت لکھنا شروع کیا جب کشمیر میں روحانی موضوعات پر شاعری لکھنے کا رواج تھا۔ انھوں نے روایت سے بغاوت کر کے نئے موضوعات اپنی شاعری میں پیش کئے اور ایک عوامی شاعرہ ہونے کا مقام حاصل کیا۔ حبہ خاتون کشمیر کے ضلع پلوامہ کے ایک گاؤں "چندہ ہار " میں 1554ء میں پیدا ہوئی۔ ان کا اصل نام " زون "تھا جس کا اُردو ترجمہ "چاند "کے ہے۔ان کی زندگی مصائب و مشکلات میں گزری ہے اور جب زون نے ایک صوفی بزرگ خواجہ مسعود کو اپنے مصائب کی داستان سنائی تو انھوں نے ان کا نام " حبہ خاتون " رکھ دیا۔ حبہ خاتون کی شادی اپنے ہی گاؤں میں عزیز لون نامی شخص سے ہوئی تھی اور یہی سے حبہ خاتون کو مظلومیت کی زندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد و و بادشاہ وقت یوسف شاہ چک کی ملکہ بن گئی لیکن مغل حکمرانوں نے ان کے محبوب شوہر کو مقید کیا تو حبہ خاتون کی شاعری میں بھی دکھ درد کے نغمات گونجنے لگے ۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے متنوع موضوعات کو اپنی شاعری کا مرکز بنایا جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کس فکر وفن کی صاحب طرز شاعرہ تھیں۔ انھوں نے نسوانی آواز کو ایک نیا مقام عطا کیا ، محبت کی بے پناہ تڑپ ، رشتوں کی ناقدری اور انسانی وجود ان کے خاص موضوعات رہے ہیں۔ اس استحصال کے بارے میں خود کہتی ہے۔

"اسی رواں نالہ دواں گر یہنہ متھے لوگ زونہ تے"

اس کا اردو ترجمہ " میرے والدین افسوس کرتے رہے کہ ہمارے "چاند کو گرہن لگ گیا ہے " حبہ خاتون کی شاعری میں پروین شاکر کی طرح اپنی محبوب کی جدائی کا اظہار ملتا ہے۔ ایک شعر ملاحظہ فرمائے:

ژ کمیو سونہ میانہ بریم دتھ نیونکھو

ژیہ ، کھوزگئی میانیہ دے

اغراض و مقاصد:

اس موضوع کو منتخب کرنے کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔دئے گئے شاعرات میں یاسیت اور مایوسی کے عناصر کو نمایاں کر کے دکھایا جائے گا۔

2۔ انسانی دماغ کے باغیانہ طرز عمل اور روایت شکن لہجے کی شاعری میں آبیاری کا ذکر ہو گا۔

3۔انسانی مصائب کا شاعری میں ذکر کس انداز بیان میں ہوا ہے اس کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔

4۔ انسانی انفرادیت کو تسلیم نہ کیے جانے پر مزاحمتی عناصر پر بات ہو گی۔

5۔ انسانی رشتوں کی ناپیداری اور وجوہات۔

تحقیق کا طریقہ کار:

ان شاعرات کے منتخب کلام کا خصوصی جائزہ لیا جائے گا تا کہ مقالے کے موضوع کی نشاندہی کے ساتھ نمونہ کلام کو بھی پیش کیا جائے۔ تقابلی مطالعہ کے ساتھ ساتھ ان میں کن موضوعات پر ایک دوسرے کے بر عکس خیالات پائے

جاتے ہیں ان سے بھی آگاہ کرایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ان شاعرات کے امتزاجی پہلوؤں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

موجودہ حقیق:

یہ منتخب شاعرات اردو اور کشمیری زبان وادب میں امتیازی مقام رکھتے ہیں۔ اگر چہ ان پر انفرادی سطح پر تحقیق کا کام ہو چکا ہے لیکن ان شاعرات کا آج تک کسی نے تقابلی موازنہ نہیں کیا۔ وقت کی ضرورت یہ بات ہمارے ذہن نشین کراتی ہے کہ نئے نئے موضوعات تحقیق کے دائرے عمل لائے جائے۔ اس لیے میں نے بہتر سمجھا کہ اپنی تحقیق کا موضوع ان شاعرات کا تقابلی موازنہ ہی بہتر ہو گا تا کہ ادبی حلقوں میں نئے بحث و مباحث کا سلسلہ شروع ہو اور اس موضوع کو ایک نئے انداز میں قاری کے سامنے پیش کروں۔اس کے ساتھ ہی ان شاعرات کے یہاں جو موضوعات ملتے ہیں اس سے آج ہر گھر بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ دنیا کا ہر فردان موضوعات کا ایک کردار بن رہا ہے۔

ابواب بندی:

باب اول: پروین شاکر : شخصیت اور شعری خدمات

باب دوم : حبّہ خاتون: عہد اور شخصیت

باب سوم : تقابلی ادب: تشریح و تفہیم

باب چہارم: پروین شاکر اور حبّہ خاتون کی شاعری کا فکری اور فنی تقابل

ما حصل:

کتابیات:

نمبر شمار	کتاب کا نام	نام مصنف	ناشر
	سن اشاعت		

1- موازنہ انیس و دبیر مولانا شبلی نعمانی
NCPUL
2011
2- تقابلی ادب:ایک تنقیدی جائزہ سوزن بیسنٹ:مترجم توحید احمد
یورپ اکادمی ،اسلام آباد 2015
3- ادبی و لسانی تحقیق اور تقابلی ادب (اصول اور طریق کار) پروفیسر عبدالستار ردلوی

انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ،ممبئی2016
4- ہماری شاعری مسعود حسن رضوی ادیب
ایجوکیشنل بک ہاؤس ،علی گڑھ 2021
5- کاشر صوفی شاعری صوفی لال ساقی
کلچرل اکادمی ،سرینگر 2005
6- نووکاشر ادبک تواریخ ناجی منور،شفی شوق
کاشر ڈپاٹمنٹ کشمیر یونی ورسٹی 1991
7- خوشبو پروین شاکر
1977
8- صد برگ پروین شاکر
1980
9- خود کلامی پروین شاکر
1980
10- انکار پروین شاکر
1990
11- ماہ تمام پروین شاکر
1993
12- کشمیری زبان اور شاعری عبدالاحد آزاد
1940
13- حبہ خاتون امین کامل کلچرل اکادمی ،جموں و کشمیر
1959
14- حبہ خاتون ،تواریخ کے آئینے میں جی ۔آر۔بٹ ساہتیہ اکادمی دہلی
1999
15- حبہ خاتون شری سادھو
1999
16- اردو شاعری کا مزاج وزیر آغا ایجوکیشنل بک ہاؤس ،لی گڑھ
1974
17- جدید اردو شاعری عبدالقادر سروری مکتبہ ابراہیم ،حیدرآباد
1932

Zahid Ahmad Bhat
Prof.Irfan Ahmad Malik

Research Scholar
Supervisor

Prof.Irfan Ahmad Malik
H.O.D

CERTIFICATE

1. Certified that the research programme **of Mr. Zahid Ahmad bhat** has been drafted with sufficient care and keeping in view the regulations of the university on the subject and the needs of the research scholar concerned
2. Certified that the supervisor concerned is at present supervising research work of Ph.D. research scholars as a guide and research scholars as a co- guide, including the present one, which is well within the university/UGC prescribed limit.
3. Certified that the required logistics and literature pertaining to the study of the research scholar concerned on the available campus/locally and the work of the research scholar would not suffer for want of the same.

Signature and Names of the Research Advisory Committee (RAC) of the scholar

Prof. Irfan Ahmad Malik Dr.Nusrat Jabeen Dr. Altaf Hussain

Forwarded to the Dean School of Languages for placing the Research programme before the Board of Studies/School Board/AC for approval.

Head, Department of Urdu

Recommendation of Board of Studies/School Board/Dean

Signature of the Dean

Parveen Shakir aur Habba Khatoon Ki Shayiri Ka Fiqri aur Fani Taqabul

Research Scholar
Zahid Ahmad Bhat

Supervisor
Prof. Irfan Ahmad Malik

Department Of Urdu
Central University Of Kashmir

2024

Dean school of Languages
Department of urdu
Central University of Kashmir
Ganderbal

Research Scholar
Zahid Ahmad bhat

Supervisor
Prof. Irfan Ahmad Malik

Date of Registration:02-01-2024
Enrollment no. 23157CUKmr009